حکومتِ پنجاب

میزانیہ برائے مالی سال

2021-22

معاشی ترقی کا نیا باب

بڑھتا پنجاب

بجٹ تقریر

مخدوم ہاشم جواں بخت

وزیرِ خزانہ پنجاب

14 جون 2021

بسم اللہ الرحمان الرحیم

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لئے ہیں جو تمام خزانوں کا مالک ہے۔ بے شمار درود و سلام حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس پر جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ بے شک یہ انہی کا کرم ہے کہ آج میں اس مقدس ایوان میں پاکستان تحریک انصاف کا چوتھا بجٹ اور پنجاب اسمبلی کی نئی عمارت کے پہلے سیشن میں پہلی تقریر کا اعزاز حاصل کر رہا ہوں۔ پنجاب اسمبلی کی اس پر وقار عمارت کے 16 سال سے زیر التواء منصوبے کی تکمیل کا سہرا بلاشبہ جناب سپیکر آپ کے سر ہے جس کے لیے میں آپ کو قائد ایوان اور تمام اراکین اسمبلی کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جنابِ سپیکر!

2- پنجاب حکومت وزیر اعظم عمران خان اور وزیر اعلیٰ سردار عثمان احمد خان بزدار کی رہنمائی میں ملکی تاریخ کے سب سے بڑے مالی بحران اور بدترین وباء کا مقابلہ کرتے ہوئے معاشی ترقی کی نئی راہوں پر گامزن ہے۔ پنجاب حکومت کا نئے مالی سال کا بجٹ حقیقی معنوں میں تحریک انصاف کے منشور کے عین مطابق اور عوامی امنگوں کا ترجمان ہے۔ لیکن اس سے قبل کہ میں معزز ایوان کو بجٹ کی تفصیلات سے آگاہ کروں میں انھیں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ آج سے تین سال قبل جب ہم نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تب ملک تاریخ کے بدترین مالی بحران سے دوچار تھا۔ مالی خسارہ، گردشی قرضے اور Economic Indicators سابق حکومت کی ناقص پالیسیوں کی تصدیق کر رہے تھے۔ پنجاب سپیڈ کے تحت بہترین کارکردگی کا دعویدار صوبہ 56 ارب روپے کے واجب الاداء چیکس، 41 ارب روپے کے اوورڈرافٹس اور 8,000 سے زائد نامکمل سکیموں کے ساتھ نئی حکومت کا منتظر تھا۔ وسائل کا بیشتر حصہ نمائشی منصوبوں کی نذر ہو چکا تھا۔ صحت، تعلیم اور زراعت جیسے اہم شعبوں کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ نئی حکومت کو سوشل سیکٹر کی بحالی، معاشی ترقی اور وسائل کی منصفانہ تقسیم جیسے بڑے چیلنجز کا سامنا تھا۔

جنابِ سپیکر!

3۔ اِن تمام مسائل سے نمٹنے کے دو ہی راستے تھے پہلا راستہ سیاسی سرمائے کی قربانی کا تھا اور دوسرا عوامی سرمائے کی۔ مجھے فخر ہے کہ تحریک انصاف کی قیادت نے پہلے راستے کا انتخاب کیا اور معاشی پالیسیوں کی اصلاح کی راہ اختیار کی۔ ناقص منصوبوں کو ختم کر کے وسائل کے مؤثر استعمال پر توجہ مرکوز کی۔ نئی سکیموں کی گنجائش پیدا کرنے کے لیے جاری اخراجات پر کنٹرول اور وسائل میں اضافے کی تدابیر کی گئیں۔ اس سے قبل کہ یہ اصلاحات معاشی ترقی کی راہ ہموار کرتیں، کوویڈ کے اچانک حملے نے معاشی منظر نامے کو یکسر تبدیل کر دیا۔ بڑے بڑے ترقی یافتہ ممالک بھی اِس وبا کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو گئے۔

جنابِ سپیکر!

4- تحریک انصاف کی حکومت نے اس وباء کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ کوویڈ کے دوران پاکستان کی حکمت عملی پوری دنیا کی توجہ کا مرکز

بنی۔ہم نہ صرف اپنی شرح اموات پر کنٹرول کرنے میں کامیاب رہے بلکہ اپنے معاشی استحکام کو بھی یقینی بنایا۔اُس وقت جب دنیا بھر کے ممالک سماجی و معاشی سرگرمیاں معطل کیے ہوئے تھے وزیراعظم عمران خان اپنے ملک کے غریب عوام کے روزگار کی بحالی کے لیے کوشاں تھے۔وفاقی حکومت کی جانب سے مستحق خاندانوں میں راشن اور امدادی رقوم تقسیم کی جارہی تھیں۔پنجاب واحد صوبہ تھا جس نے ان مشکل حالات میں عوام کا ساتھ دیا اور کوویڈ سے بحالی کے لیے 106 ارب روپے کا پیکج متعارف کروایا جس کے تحت کاروباری طبقے کو روزگار کی بحالی کے لیے 56 ارب روپے کا تاریخی ٹیکس ریلیف دیا گیا۔حکومت کی جانب سے عوام پر کی گئی یہ سرمایہ کاری رائیگاں نہیں گئی۔

جنابِ سپیکر!

5- میرا ایمان ہے کہ حکومتی اقدامات کے مثبت نتائج اور اس امدادی پیکج سے مستفید ہونے والے لاکھوں خاندانوں کی دعائیں ہی تھیں کہ آج معاشی ترقی کے تمام اشاریئے بہتری کی جانب گامزن ہیں۔پاکستان اکنامک سروے کی حالیہ رپورٹ کے مطابق GDP کی شرح میں اضافے کا تخمینہ 3.94% ہے جو IMF اور ورلڈ بینک کے لگائے گئے تخمینے سے کہیں زیادہ ہے۔زرعی، صنعتی اور سروسز سیکٹرز کی ترقی میں پنجاب کا کردار مرکزی رہا۔رواں مالی سال کے اختتام پر Foreign Remittances 29 ارب ڈالر اور برآمدات 25 ارب ڈالر کو پہنچ چکی ہوں گی۔پاکستان کی سٹاک مارکیٹ اس وقت کاروبار کی بلند ترین سطح پر پہنچ چکی ہے۔یہ تمام اعداد و شمار اس بات کا ثبوت ہیں کہ ملک میں پائیدار معاشی ترقی کے نئے دور کا آغاز ہو چکا ہے۔

جنابِ سپیکر!

6- بحیثیت صوبائی وزیر خزانہ میں یہاں یہ بتاتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں کہ پنجاب میں کوویڈ کی موجودگی 56 ارب روپے کے ٹیکس ریلیف پیکج اور مشکل معاشی صورتحال کے باوجود صوبائی محصولات کی مد میں مثالی بہتری آئی ہے۔رواں مالی سال میں صوبائی محصولات کا ہدف 317 ارب روپے تھا جس کے مقابلے میں 359 ارب روپے اکٹھے کر لئے جائیں گے۔یہ اضافہ 13.1% بنتا ہے۔اس طرح کے غیر معمولی معاشی حالات میں صوبائی محصولات میں اس قدر اضافہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ 25 سے زائد سروسز سیکٹرز میں شرح ٹیکس کم کرنے کے باوجود پنجاب ریونیو اتھارٹی نے رواں سال اپنی تاریخ کا سب سے زیادہ ٹیکس اکٹھا کیا جو پچھلے سال کی نسبت 42% زیادہ ہوگا۔اِن غیر یقینی حالات میں پاکستان کی کسی بھی ریونیو اتھارٹی کی یہ بہترین کارکردگی ہے۔

جنابِ سپیکر!

7- اب میں اس معزز ایوان کے سامنے آئندہ بجٹ کے نمایاں خدوخال پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔آئندہ مالی سال کے بجٹ کا مجموعی حجم 2,653 ارب روپے تجویز کیا جارہا ہے جو رواں مالی سال سے 18 فیصد زیادہ ہے۔آئندہ مالی سال میں وفاقی محصولات کی وصولی کا ہدف 5,829 ارب روپے ہے جس سے این ایف سی ایوارڈ کے تحت پنجاب کو 1,684 ارب روپے منتقل کیے جائیں گے جو رواں مالی سال کے مقابلہ میں 18% زیادہ ہوں گے۔جبکہ صوبائی محصولات کے لیے 405 ارب روپے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے جو رواں

مالی سال کے مقابلے میں 28% زیادہ ہے۔ بجٹ میں جاری اخراجات کا تخمینہ 1,428 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

جنابِ سپیکر!

8- مجھے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میں آج اِس معزز ایوان کے سامنے آئندہ مالی سال کے لئے ایک تاریخ ساز ترقیاتی پروگرام کا اعلان کر رہا ہوں۔ صوبہ پنجاب کے ترقیاتی پروگرام کے لئے 560 ارب روپے کے ریکارڈ فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں۔ ترقیاتی بجٹ میں ایک سال میں 66% کا یہ غیر معمولی اضافہ بلاشبہ ہماری ترقیاتی ترجیحات کا آئینہ دار ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارا یہ ترقیاتی پروگرام صوبے کی ترقی، معیشت کے استحکام اور عوام کی خوشحالی کا ضامن ہوگا اور اس کے ثمرات پنجاب کے کونے کونے تک پہنچیں گے۔

جنابِ سپیکر!

9- آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں سوشل سیکٹر یعنی تعلیم اور صحت کے لیے 205 ارب 50 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلہ میں 110% زیادہ ہیں۔ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کے لیے 145 ارب 40 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلہ میں 87% زیادہ ہیں۔ اسپیشل پروگرامز کے لیے 91 ارب 41 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلہ میں 92% زیادہ ہیں۔ ترقیاتی بجٹ میں اکنامک گروتھ کے لیے پیداواری شعبوں جن میں صنعت، زراعت، لائیوسٹاک، ٹوورازم، جنگلات وغیرہ شامل ہیں 57 ارب 90 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں جو رواں مالی سال کے مقابلہ میں 234% زیادہ ہیں۔

جنابِ سپیکر!

10- بجٹ 22-2021 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کی تیاری Social Development، Economic Growth اور Regional Equalization کے تناظر میں کی گئی ہے جو پاکستان تحریک انصاف کے منشور کی بنیاد ہے۔ ترقیاتی پروگرام کے نمایاں منصوبہ جات میں ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام، یونیورسل ہیلتھ انشورنس پروگرام، سڑکوں کی بحالی، مدر اینڈ چائلڈ ہیلتھ کیئر ہسپتالوں کا قیام، سکولوں کی اپ گریڈیشن، معاشی ترقی کے خصوصی مراعات، ورک فورس کی تیاری، اینوائرمنٹ اینڈ گرین پاکستان اور پبلک ہاؤسنگ سکیم شامل ہیں۔

جنابِ سپیکر!

11- صحت کا شعبہ ہماری اہم ترین ترجیح ہے۔ حکومتِ پنجاب ایک طرف تو کرونا سے پیدا کردہ Health Emergency کا بخوبی مقابلہ کر رہی ہے تو دوسری طرف شعبہ صحت میں جامع اصلاحات اور بہتری کے لئے اہم اقدامات لئے جا رہے ہیں۔ آئندہ مالی سال میں صحت کے شعبہ کیلئے مجموعی طور پر 370 ارب روپے کے فنڈز مختص کیے جا رہے ہیں۔ شعبہ صحت کے ترقیاتی پروگرام کا مجموعی بجٹ

96ارب روپے ہے جوکہ رواں مالی سال کے مقابلے میں 182% زائد ہے۔

جنابِ سپیکر!

12- ہماری حکومت نے شعبہ صحت کے انتظامی امور میں روائتی روش سے ہٹ کر عالمی معیار سے مطابقت رکھنے والی حکمتِ عملی اپنائی ہے۔وزیراعظم پاکستان عمران خان اور وزیراعلیٰ پنجاب جناب سردار عثمان احمد خان بزدار کی دور اندیش قیادت میں ہمارا سب سے بڑا اور اہم ترین منصوبہ 80ارب روپے کی لاگت سے شروع ہونے والا یونیورسل ہیلتھ انشورنس پروگرام ہے جس کے تحت پنجاب کی 100% آبادی کو مفت اور معیاری علاج کی سہولت دستیاب ہوگی۔ہیلتھ انشورنس کارڈ کے ذریعے ہر شخص صوبے کے کسی بھی سرکاری یا منظور شدہ پرائیویٹ ہسپتال سے علاج کرواسکے گا۔اِس پروگرام کے ذریعے 31دسمبر 2021 تک پنجاب کی 11 کروڑ آبادی کی ہیلتھ انشورنس کی جائے گی جس کا آغاز ساہیوال اور ڈی جی خان ڈویژنوں سے کیا جا چکا ہے۔مجھے یقین ہے کہ ہیلتھ انشورنس کا یہ انقلاب آفریں پروگرام صوبے میں جدید ہیلتھ کیئر سسٹم کے قیام میں اہم سنگِ میل ثابت ہوگا۔ یہ صرف ہیلتھ کارڈ کی ہی فراہمی نہیں درحقیقت یہ ایک نیا ہیلتھ سسٹم رائج ہونے جا رہا ہے۔

جنابِ سپیکر!

13- سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے شعبے کے لئے اگلے مالی سال میں 78 ارب روپے کا ترقیاتی بجٹ تجویز کیا جا رہا ہے۔اہم جاری منصوبوں میں گوجرانوالہ، ساہیوال اور ڈی جی خان کے DHQ ہسپتالوں کی Upgradation، انسٹیٹیوٹ آف یورالوجی اینڈ ٹرانسپلانٹیشن راولپنڈی،نشتر-II ہسپتال ملتان، رحیم یار خان ہسپتال، مدر اینڈ چائلڈ بلاک سرگنگا رام ہسپتال لاہور، اَپ گریڈیشن آف ریڈیالوجی/سپیشلٹیز ڈیپارٹمنس، سروسز ہسپتال لاہور، ڈی جی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، Upgradation of Thalassemia Unit & Bone Marrow Transplant Center بہاول وکٹوریہ ہسپتال شامل ہیں جن کی جلد تکمیل کے لئے خاطر خواہ فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔آئندہ ترقیاتی پروگرام میں چلڈرن ہسپتال لاہور میں Peads Burn Center کا قیام، ایک ہزار بستروں پر مشتمل جنرل ہسپتال لاہور کا قیام، 200 بستروں پر مشتمل مدر اینڈ چائلڈ ہسپتال ملتان، اور PET Scan and Cyclotron Machine کی نشتر ہسپتال ملتان میں فراہمی شامل ہیں جن کے لئے ہم مطلوبہ فنڈز فراہم کررہے ہیں۔آئندہ ترقیاتی پروگرام میں شامل ایک انتہائی اہم اقدام پنجاب کے 5اضلاع راجن پور، لیہ، اٹک، بہاولنگر اور سیالکوٹ میں 24ارب روپے کی لاگت سے جدید ترین Mother & Child ہسپتالوں کا قیام ہے۔یہ منصوبے وفاقی اور صوبائی حکومت کے

مالی اشتراک سے شروع کئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

14- محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کے ترقیاتی منصوبوں کے لیے 19 ارب روپے مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔ آئندہ سال پنجاب کے 119 ٹی ایچ کیو ہسپتالوں کی Upgradation اور Revamping کے لئے 6 ارب روپے کا ایک جامع پروگرام شروع کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں چنیوٹ، حافظ آباد اور چکوال میں 16 ارب 60 کروڑ روپے کی لاگت سے جدید ترین ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ Preventive Healthcare Programme کے تحت ٹی بی، ایڈز اور ہیپاٹائٹس جیسے موذی امراض پر قابو پانے کے لیے 11 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ مجموعی طور پر صوبے میں 36BHUs کو اَپ گریڈ کر کے RHCs بنا دیا جائے گا۔ پنجاب میں کرونا کی ویکسینیشن کے لئے 10 ارب روپے کا خصوصی بلاک رکھے جانے کی تجویز ہے۔ سرکاری ہسپتالوں میں ادویات کی فراہمی کے لئے 35 ارب 25 کروڑ روپے کی خطیر رقم مہیا کی جا رہی ہے۔ پنجاب کے 14 شہروں میں 3 ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے جدید ٹراما سنٹرز قائم کئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

15- تعلیم ہماری حکومت کی اولین ترجیحات میں سے ایک ہے لہذا اس سال بھی پچھلے سالوں کی طرح ہم نے تعلیم کے شعبے میں فنڈز میں نمایاں اضافہ کیا ہے۔ آئندہ سال تعلیم کا مجموعی بجٹ 442 ارب روپے رکھا گیا ہے جو موجودہ سال سے 51 ارب روپے زیادہ ہے۔ ترقیاتی اخراجات کے لیے 54 ارب 22 کروڑ روپے جبکہ جاری اخراجات کے لیے 388 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ سکول سے باہر بچوں کا واپس سکولوں میں داخلہ اور بچوں اور خصوصاً بچیوں کی سکولوں تک رسائی ایک اہم مسئلہ ہے۔ Access یا رسائی کے اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے انصاف سکول Upgradation پروگرام جیسے انقلابی منصوبے کا آغاز کیا جا رہا ہے جس کے تحت آئندہ سال پنجاب کے 25% پرائمری سکول یعنی 8 ہزار 360 پرائمری سکولوں کو ایلیمنٹری سکول کا درجہ دیا جائے گا۔ ان Upgraded سکولوں میں تقریباً 40% سکول جنوبی پنجاب میں ہیں۔ سکول Upgradation کی مد میں آئندہ سال کے بجٹ میں 6 ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اس پروگرام کے تحت 20 لاکھ سے زائد بچے سکولوں میں واپس آ کر اپنا تعلیمی سفر جاری رکھ سکیں گے۔ پنجاب ایجوکیشن فاؤنڈیشن اور PEIMA کے تحت سکولوں میں 33 لاکھ بچے حکومت کی امداد سے تعلیم حاصل کریں گے جس کے لئے 23 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

16- ہائر ایجوکیشن کی اہمیت کے مدنظر آئندہ بجٹ میں 15 ارب روپے کے ترقیاتی فنڈز مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ پچھلے سال کی نسبت 285% زیادہ ہیں۔حکومت پنجاب ہر ضلع میں طالبعلموں کی اعلیٰ تعلیم تک رسائی کو بڑھانے کے لئے یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لا رہی ہے۔اب تک 6 نئی یونیورسٹیوں کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے۔مزید برآں پنجاب کے 8 اضلاع اٹک، گوجرانوالہ، راجن پور، پاکپتن، حافظ آباد، بھکر، لیہ اور سیالکوٹ میں یونیورسٹیوں کے قیام کی منظوری دے دی گئی ہے جبکہ آئندہ مالی سال میں 7 نئی یونیورسٹیاں قائم کرنے کی تجویز ہے جو کہ بہاولنگر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، قصور اور شیخوپورہ میں قائم کی جائیں گی۔ان یونیورسٹیوں کے قیام سے پنجاب کے طلبا و طالبات کو اعلیٰ تعلیم کے بہترین مواقع میسر آئیں گے۔پنجاب میں بین الاقوامی معیار کی انجینئرنگ یونیورسٹی کا خواب طویل عرصہ سے شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔اس سال سیالکوٹ میں عالمی معیار کی انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی یونیورسٹی 17 ارب روپے کی مجموعی لاگت سے تعمیر کی جائے گی جو کہ انجینئرنگ اور ٹیکنیکل ایجوکیشن کے میدان میں انتہائی اہم سنگ میل ثابت ہو گی۔علاوہ ازیں اِس سال کے بجٹ میں پنجاب بھر میں 86 نئے کالجز قائم کرنے کی تجویز ہے۔وزیرِ اعلیٰ پنجاب جناب سردار عثمان احمد خان بزدار کی خصوصی توجہ سے رواں سال سے ذہین اور مستحق طالبعلموں کے لئے رحمتہ للعالمین ﷺ سکالرشپس کا آغاز کر دیا گیا تھا اور اِس مد میں 83 کروڑ 40 لاکھ روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں جس سے سالانہ 15 ہزار طلبا و طالبات مستفید ہو سکیں گے۔ یہ تمام اقدامات پنجاب میں Knowledge Economy کے فروغ میں اہم کردار ادا کریں گے۔

جنابِ سپیکر!

17- پنجاب ایک مدت سے وسائل کی غیر متوازن تقسیم کے پیدا کردہ مسائل سے دوچار رہا۔نظر انداز کیے جانے والے اضلاع شکوک اور تعصّبات کا شکار تھے۔وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم نے جنوبی اور باقی پنجاب کے مابین واضح لکیر کھینچ دی تھی۔تحریک انصاف کی حکومت جنوبی پنجاب کے ساتھ ماضی میں ہونے والی ناانصافی اور حق تلفی کے ازالے کے لیے اپنے وعدے کے عین مطابق عملی اقدامات کر رہی ہے اور خطے کی تین بنیادی محرومیوں کو دور کیا جا رہا ہے۔اولاً صوبے کے ترقیاتی وسائل میں جنوبی پنجاب کو اس کے جائز حصے کا نہ ملنا ہے۔

جنابِ سپیکر!

18- پنجاب کے مالی سال 22-2021 کا یہ بجٹ آج ایک نئی تاریخ رقم کرے گا کیونکہ آج اس مقدس ایوان میں جنوبی پنجاب کے ساتھ برسوں سے کی جانے والی نمبروں کی ہیرا پھیری کو ہمیشہ کے لئے دفن کیا جا رہا ہے۔صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جنوبی پنجاب کا الگ ترقیاتی پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔آنے والے وقتوں میں South Punjab ADP کی یہ کتاب جس کو اب بجٹ کی دستاویزات

میں شامل کیا گیا ہے حقیقی معنوں میں جنوبی پنجاب کے حقوق کے تحفظ کی ضامن ہوگی۔آئندہ بجٹ میں جنوبی پنجاب کے لئے 189 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں جو کہ پنجاب کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 34% ہے۔ہم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ جنوبی پنجاب کے حصے کا پیسہ جنوبی پنجاب میں ہی خرچ ہوگا۔

جنابِ سپیکر!

19- جنوبی پنجاب کے عوام کی دوسری محرومی انتظامی اداروں تک آسان رسائی کا نہ ہونا تھا۔جس کے لیے ملتان اور بہاولپور میں سیکرٹریٹ قائم کر دیا گیا ہے اور اُس کی عمارتوں کی تعمیر کی ذمہ داری IDAP کو سونپ دی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اس عمل سے جنوبی وسیب کا رہائشی چاہے وہ سائل ہو یا کوئی سرکاری ملازم دونوں کو اُن کے مسائل کا حل ان کی دہلیز پر ملے گا۔ہمیں اس بات کا بخوبی علم ہے کہ جنوبی پنجاب میں پسماندگی کی ایک بڑی وجہ انتظامی شعبوں میں خطے کے عوام کی قلیل نمائندگی ہے جنوبی پنجاب کی اس تیسری بڑی محرومی کے ازالے کے لئے مثبت پیش رفت کی جا رہی ہے اور جلد ہی ہم عوام کو خوشخبری دیں گے۔

جنابِ سپیکر!

20- ہماری حکومت ''سارا پنجاب، ہمارا پنجاب'' کے نظریے کے تحت صوبے کے تمام اضلاع کی ترقیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان احمد خان بزدار کی ذاتی دلچسپی کی بدولت آئندہ مالی سال میں 360 ارب روپے کی لاگت سے ایک عہد ساز ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ پروگرام کا آغاز کر رہی ہے۔ اس پروگرام کے تحت پنجاب کے 36 اضلاع میں ترقیاتی سکیموں کا جال بچھا دیا جائے گا۔اس پروگرام کے تحت سڑکوں کی تعمیر و مرمت، فراہمی و نکاسیِ آب، بنیادی تعلیم و صحت سے متعلقہ ترقیاتی کام کیے جائیں گے جس سے لوگوں کا معیارِ زندگی بلند ہوگا اور روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ اس منصوبے کے لئے آئندہ مالی سال کے بجٹ میں 99 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

21- اگلے مالی سال کے بجٹ میں لاہور کی مرکزی اور تجارتی اہمیت کے پیشِ نظر ترقیاتی منصوبوں کے لئے 28 ارب 30 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جا رہی ہے۔جس کے تحت شہر میں انفراسٹرکچر کے بڑے پروجیکٹس شروع کئے جائیں گے۔لاہور میں اس وقت زیرِ تعمیر اہم منصوبوں میں شاہ کام چوک، گلاب دیوی ہسپتال انڈر پاس اور شیراں والا گیٹ اوور ہیڈ شامل ہیں۔لاہور شہر میں پانی کی شدید قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے Surface Water Treatment Plant لگایا جا رہا ہے جس کے لیے آئندہ مالی سال میں ایک ارب 50 کروڑ روپے سے زائد رقم مختص کئے جانے کی تجویز ہے۔لاہور شہر میں آخری بڑا جنرل ہسپتال 1984 میں تعمیر ہوا۔ہماری حکومت اس سال ایک ہزار بستروں پر مشتمل جدید ترین ہسپتال کی تعمیر کا آغاز کرنے جا رہی ہے۔جس سے لاہور کے شہریوں کو علاج معالجے کی بہترین سہولتیں دستیاب ہوں گی۔

جنابِ سپیکر!

22- ہم لاہور کو عالمی سطح کا جدید ترین شہر بنانے کا عزم رکھتے ہیں۔ لاہور کے مستقبل کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے راوی اربن پروجیکٹ اور سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ جیسے فقیدالمثال منصوبے شروع کئے جارہے ہیں جن کی بدولت یہ تاریخی شہر آنے والے وقتوں میں اس خطے کا ترقی یافتہ ترین شہر بن جائے گا۔ یہ منصوبے نا صرف لاہور بلکہ پنجاب میں ترقی اور خوشحالی کے سنہری دور کا سنگِ میل ہوں گے۔ ایک اندازے کے مطابق صرف سنٹرل بزنس ڈسٹرکٹ کے قیام سے 6 ہزار ارب روپے کی معاشی سرگرمیاں اور ایک لاکھ سے زائد روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

جنابِ سپیکر!

23- پنجاب حکومت نے رواں مالی سال میں کاروبار کی بحالی اور ترقی کے لیے فراہم کردہ ٹیکس ریلیف کو آئندہ مالی سال میں بھی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لیے آئندہ بجٹ میں 50 ارب روپے سے زائد کی Tax Concessions دی جارہی ہیں جس کے تحت:

(ا) بورڈ آف ریونیو کی جانب سے ٹیکسوں کی مد میں اسٹامپ ڈیوٹی کی شرح کو 1% پر برقرار رکھا جائے گا۔ 40 ارب روپے کی اس رعایت کا مقصد کنسٹرکشن کے شعبے میں نئی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی ہوگا۔

(ب) رواں مالی سال میں جن 25 سے زائد سروسز پر پنجاب سیلز ٹیکس کی شرح کو 16% سے 5% کیا گیا تھا اُن کو آئندہ مالی سال میں بھی برقرار رکھا جائے گا۔ اِن سروسز میں چھوٹے ہوٹلز اور گیسٹ ہاؤسز، شادی ہال، لانز، پنڈال اور شامیانہ سروسز و کیٹررز، آئی ٹی سروسز، ٹور آپریٹرز، جمز، پراپرٹی ڈیلرز، رینٹ اے کار سروس، کیبل ٹی وی آپریٹرز، Treatment of Textile and Leather، زرعی اجناس سے متعلقہ کمیشن ایجنٹس، Auditing, Accounting & Tax Consultancy Services، فوٹوگرافی اور پارکنگ سروسز وغیرہ شامل ہیں۔

(ج) اسی طرح آئندہ مالی سال میں دس مزید سروسز پر سیلز ٹیکس کو 16% سے کم کرکے 5% کرنے کی تجاویز بھی پیش کی جارہی ہیں۔ ان نئی سروسز میں بیوٹی پارلرز، فیشن ڈیزائنرز، ہوم شیفس، آرکیٹیکٹ، لانڈریز اور ڈرائی کلینرز، سپلائی آف مشینری، ویئر ہاوس، ڈریس ڈیزائنرز اور رینٹل بلڈوزر وغیرہ شامل ہیں۔

(د) کال سینٹرز پر ٹیکس کی شرح کو ساڑھے 19% سے کم کرکے 16% کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

(ڈ) رواں مالی سال میں ریسٹورانٹس کے لئے کیش ادائیگی پر ٹیکس کی شرح 16% جبکہ بذریعہ کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈ ادائیگی پر 5%

کیا گیا تھا۔ اس سے نہ صرف معیشت کوڈا کیومینٹیشن میں مدد ملی بلکہ عوام میں اس اقدام کو بہت سراہا گیا۔ اگلے مالی سال کے لئے Mobile Wallet اور QR کوڈ کے ذریعے ادائیگی پر بھی ٹیکس کی شرح 5% کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

(ذ) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے تحت رواں مالی سال کی طرح آئندہ مالی سال میں بھی پراپرٹی ٹیکس دو اقساط میں ادا کیا جا سکے گا۔ پراپرٹی ٹیکس اور موٹر وہیکل ٹیکس پر نافذ شدہ سرچارج پینلٹی کو آئندہ مالی سال کی صرف آخری دو سہ ماہیوں تک محدود کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

(ر) ماحولیاتی آلودگی پر کنٹرول کے لیے Electric Vehicles کی خرید و فروخت کی حوصلہ افزائی کے لیے رجسٹریشن فیس اور ٹوکن فیس کی مد میں 50% اور 75% تک چھوٹ دی جائے گی۔

جنابِ سپیکر!

24- معاشی ترقی کے لئے صنعت و تجارت کے شعبہ کو مطلوبہ مالی وسائل کی فراہمی انتہائی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں صنعت کے شعبہ کی ترقی کے لئے ہم آئندہ مالی سال کے ترقیاتی بجٹ میں 4 گنا اضافہ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے اس شعبے کا بجٹ 3 ارب روپے سے بڑھا کر 12 ارب روپے کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں آئندہ ترقیاتی پروگرام میں اضافی 10 ارب روپے کا Programme for Economic Stimulus & Growth بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ علامہ اقبال اِنڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد، بہاولپور اور سیالکوٹ میں اِنڈسٹریل اسٹیٹس اور قائد اعظم بزنس پارک شیخوپورہ جیسے اہم منصوبے تکمیل کے مراحل میں ہیں اور ان مقاصد کے لئے 3 ارب 50 کروڑ روپے کے فنڈز مہیا کئے جا رہے ہیں۔ SME سیکٹر کے فروغ کے لئے گجرات میں 1 ارب 30 کروڑ روپے کی لاگت سے سمال انڈسٹریل سٹیٹ کا قیام بھی ہمارے ترقیاتی اقدامات میں شامل ہے اسی طرح سیالکوٹ میں 1 ارب 70 کروڑ روپے کی لاگت سے سرجیکل سٹی سیالکوٹ کے منصوبے کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ سیالکوٹ چیمبر آف کامرس اور انڈسٹری کے تعاون سے 50 کروڑ روپے کی لاگت سے Sialkot Tannery Zone کا قیام بھی عمل میں لایا جا رہا ہے جس کے لئے آئندہ مالی سال میں 35 کروڑ روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ 10 ارب روپے کی مجموعی لاگت سے پنجاب روزگار پروگرام کے تحت آسان شرائط پر قرضے بھی فراہم کئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

25- مہنگائی اس وقت ایک سنگین مسئلہ ہے۔ ہم اشیاء خورونوش کی قیمتوں کو عام آدمی کی پہنچ میں رکھنے کے لئے مسلسل کوشاں ہیں۔ اس

ضمن میں سہولت بازاروں کا قیام حکومتِ پنجاب کی ایک خصوصی کاوش ہے۔اِس وقت پنجاب کے مختلف اضلاع میں 362 سہولت بازار کام کررہے ہیں جو کہ عوام الناس کو معیاری اور سستی اشیاءضرورت ایک ہی چھت تلے فراہم کررہے ہیں۔مزید یہ کہ ہم ان بازاروں کو مستقل بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے ماڈل بازار اتھارٹی کا قیام عمل میں لارہے ہیں جس کے تحت پنجاب کے تمام بڑے شہروں میں ماڈل بازار تعمیر کئے جائیں گے جس کے لئے اگلے سال میں ایک ارب 50 کروڑ روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

26- اس وقت پاکستان کا سب سے قیمتی سرمایہ ہمارے نوجوان ہیں جو ملک کی کل آبادی کا 65 فیصد ہیں۔موجودہ حکومت اس اثاثے کی اہمیت اور صلاحیت سے بخوبی آگاہ ہے۔نوجوانوں کو ملکی ترقی میں بھرپور کردار ادا کرنے کے مواقع فراہم کرنے کے لئے آئندہ مالی سال میں ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے تعاون سے ایک اہم منصوبہ "Improving Work Force Readiness in Punjab" کے نام سے شروع کیا جارہا ہے۔جس کے تحت 40 ہزار طلبہ کی فنی تربیت کی جائے گی۔اس منصوبے کے لئے 17 ارب روپے کے فنڈز مہیا کئے جائیں گے۔اس کے ساتھ ساتھ حکومت پنجاب 9 ارب روپے کی لاگت سے Skilling Youth for Income Generation کا منصوبہ بھی شروع کررہی ہے۔ ہنرمند نوجوان پروگرام کے تحت نوجوانوں کی تربیت کا سلسلہ بھی آئندہ مالی سال میں جاری رہے گا۔

جنابِ سپیکر!

27- معاشی ترقی میں مواصلات کے جدید نظام کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔اسی لئے حکومت پنجاب جدید اور معیاری Road Network کی تعمیر کو اہمیت دے رہی ہے۔ہم آئندہ مالی سال سے 380 ارب روپے لاگت کی سڑکوں کی تعمیر، مرمت اور توسیع کا ایک جامع پروگرام شروع کررہے ہیں۔اس پروگرام کے تحت صوبے کے طول وعرض میں تیرہ ہزار کلومیٹر لمبائی کی 1769 ترقیاتی سکیمیں مکمل کی جائیں گی۔آئندہ مالی سال میں اس مقصد کے لئے 58 ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی جارہی ہے۔یہاں یہ بتانا انتہائی اہم ہے کہ ہماری مسلسل کوششوں سے وفاقی حکومت صوبے میں جدید شاہراہوں کی تعمیر وتوسیع کے ایک وسیع پروگرام کے لئے مالی وسائل مہیا کرنے پر آمادہ ہوگئی ہے۔اس پروگرام کے تحت صوبے میں 73 ارب کی مالیت سے 776 کلومیٹر لمبی 13 اہم شاہراہوں کی تعمیر وتوسیع کا کام شروع کیا جارہا ہے۔جس کے لئے آئندہ مالی سال میں 33 ارب روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔اس کے علاوہ 8 ارب روپے کی مالیت سے CM Road Rehablitation Programme کا آغاز کیا جارہا ہے جس کے تحت صوبے کی خستہ حال سڑکوں کی

تعمیر و بحالی کے کام مکمل کئے جائیں گے۔ آئندہ سال صوبے میں سڑکوں کی تعمیر و توسیع اور بحالی کے منصوبوں کے لئے مجموعی طور پر 105 ارب روپے کی ریکارڈ رقم خرچ کی جائے گی۔

جنابِ سپیکر!

28- اپنا گھر ہر خاندان کا خواب ہوتا ہے۔ موجودہ دور میں کم آمدن والے گھرانوں کا سب سے بڑا مسئلہ ذاتی گھر کا حصول ہے جس کے لیے وہ ساری زندگی محنت کرتے ہیں۔ تحریک انصاف کی قیادت پہلے دن سے کم وسیلہ خاندانوں کے اس مسئلے کے حل کے لیے کوشاں ہے۔ آج مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ پنجاب حکومت آئندہ مالی سال میں Peri Urban Housing Scheme کے تحت ترقیاتی کام جاری رکھے گی۔ اس منصوبے کے تحت اوسطاً ایک گھر 14 لاکھ روپے کی قیمت پر میسر ہوگا۔ انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کیلئے مجموعی طور پر حکومت پنجاب 3 ارب روپے کے فنڈز مہیا کر رہی ہے۔ اِسی طرح نیا پاکستان ہاؤسنگ پروگرام کے تحت HUD&PHE کے محکمے کو ایک ارب روپے کے فنڈز فراہم کیے جا رہے ہیں جس سے پرائیویٹ ڈویلپرز کے تعاون سے وضع کردہ طریقہ کار کے تحت لوگوں کیلئے گھروں کی تعمیر ممکن ہو سکے گی۔ نیا پاکستان اسکیم کے تحت 35,000 اپارٹمنٹس بنائے جائیں گے۔ اس کے علاوہ پنجاب کے شہروں میں جدید انفراسٹرکچر اور شہری سہولیات کی فراہمی کے لئے 30 ارب روپے سے زائد کے فنڈز دیئے جا رہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

29- پینے کا صاف پانی بنیادی ضرورت ہے۔ ہماری حکومت ورلڈ بینک کی معاونت سے 86 ارب روپے کی لاگت سے 16 پسماندہ ترین تحصیلوں میں ایک جامع منصوبے کا آغاز کر رہی ہے جس کے تحت 100% دیہی آبادی کو پینے کے صاف پانی، Solid Waste Management اور نکاسی آب کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ آئندہ مالی سال میں اِس پروگرام کیلئے 4 ارب روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے لیے Waste Water Treatment Plant کی تنصیب کا ایک مربوط پروگرام شروع کیا جا رہا ہے جس کے تحت 5 بڑے شہر جس میں لاہور اور فیصل آباد شامل ہیں، یہ Plants لگائے جائیں گے۔ اِس مقصد کے لئے بجٹ 22-2021ء میں 5 ارب روپے سے زائد فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ یہ معزز ایوان آگاہ ہے کہ پنجاب حکومت نے جامع حکمتِ عملی کے تحت پنجاب آب پاک اتھارٹی تشکیل دی ہے جو دیہی اور دور دراز علاقوں کو صاف پانی کی فراہمی یقینی بنائے گی۔

جنابِ سپیکر!

30- اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال پنجاب کے کھیتوں نے خوب سونا اگلا ہے۔ گندم کی پیداوار میں 8%، چاول میں 28% اور کماد میں 31% کا ریکارڈ اضافہ ہوا اور پہلی بار کسانوں کو فصل کی بہترین اور بروقت ادائیگی ہوئی۔ معاشی ترقی کے اس تسلسل کو برقرار رکھنے کے لیے زرعی شعبہ میں سرمایہ کاری وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اگلے مالی سال میں محکمہ زراعت کے ترقیاتی بجٹ کو 306% کے تاریخی اضافے کے ساتھ 7 ارب 75 کروڑ روپے سے بڑھا کر 31 ارب 50 کروڑ روپے کرنے کی تجویز ہے۔ آئندہ مالی سال میں وزیرِ اعظم پاکستان جناب عمران خان اور وزیر اعلیٰ پنجاب سردار عثمان احمد خان بزدار کی ہدایت پر زراعت کے شعبے کو جدید خطوط پر استوار کرنے کے لئے 100 ارب سے زائد مالیت کا انتہائی جامع Agriculture Transformation Plan شامل کیا گیا ہے۔ اس پلان کے تحت زرعی شعبے میں بنیادی اصلاحات اور انقلابی اقدامات متعارف کروائے جا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں اس پروگرام کے تحت کسان کارڈ کا اجرا کر دیا گیا ہے جس کے ذریعے آئندہ مالی سال کے لئے زرعی سبسڈیز کی مد میں 4 ارب روپے مختص کیے گئے ہیں۔ مزید برآں Farm Mechanisation میں جدت کے فروغ کے لیے 28 ارب روپے لاگت کے منصوبہ کے آغاز کی تجویز دی جا رہی ہے۔ آئندہ مالی سال میں 10 ارب روپے کی لاگت سے گندم، چاول، مکئی اور کماد پر تحقیق کے لیے 4 سینٹرز آف ایکسیلینس بنانے کی تجویز ہے۔ Agricultural Extension میں نجی شعبے کی خدمات کو بروئے کار لانے کے لیے تین سال پر محیط اہم منصوبے کی مجموعی لاگت 18.5 ارب روپے ہے جس کے آغاز کے لیے آئندہ مالی سال میں 1 ارب روپے مختص کیے جانے کی تجویز ہے۔ اسی طرح نیشنل پروگرام برائے Improvement of Water Courses کے لیے 5 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ کسان کی خوشحالی اور اُس کی فصل کی پیداوار پر اُٹھنے والے اخراجات میں کمی لانے کی خاطر کھاد، بیج اور زرعی ادویات وغیرہ کی خریداری، فصل بیمہ اور آسان شرائط پر قرضوں کی فراہمی پر سبسڈی کو 5 ارب 82 کروڑ روپے سے بڑھا کر 7 ارب 60 کروڑ روپے کیا جا رہا ہے۔ وزیرِ اعظم پاکستان جناب عمران خان کی طرف سے فراہم کردہ کسان دوست زرعی پیکج کے ہی ثمرات ہیں کہ گندم، چاول اور گنے کی پیداوار میں اپنے اہداف سے کہیں زیادہ اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

جنابِ اسپیکر!

31- پنجاب کی زرعی معیشت کیلئے آبپاشی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہماری حکومت نے نہری نظام کی بہتری اور جدت کیلئے آئندہ مالی سال کے لئے مجموعی طور پر 55 ارب روپے مختص کئے جا رہے ہیں۔ جبکہ ترقیاتی بجٹ میں 82% کا اضافہ کر کے

31ارب روپے کئے جانے کی تجویز ہے۔ جبکہ محکمہ آبپاشی کے M&R کے بجٹ کی مد میں 9ارب روپے کے فنڈز فراہم کیے جانے کی تجویز ہے۔ جو رواں مالی سال سے 37% زیادہ ہیں اوراس اقدام سے نہروں کی تعمیرومرمت کے عمل میں تیزی اور بہتری آئے گی جس سے tail کے کاشتکاروں کو بھی پانی کی فراہمی ممکن ہوسکے گی۔

جناب سپیکر!

32- لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ کے لیے مجموعی طور پر 5ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز دی ہے۔ جس میں جاری منصوبہ جات کیلئے 1ارب 58 کروڑ کی رقم اور نئے منصوبوں کیلئے 3ارب 42 کروڑ روپے سے زائد کی رقم مختص کی جارہی ہے۔ جانوروں کی صحت کے حوالے سے ڈویژن کی سطح پر ویٹرنری ہسپتالوں اور لیبارٹریوں کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ شروع کیا جارہا ہے جس کیلئے 10 کروڑ سے زائد رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ جانوروں کی نشوونما کے حوالے سے کسانوں کیلئے 50 فیصد سبسڈی پر Silage مشین کی فراہمی کا منصوبہ بھی لایا جارہا ہے جس کے لئے 32 کروڑ سے زائد رقم رکھنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر!

33- شجرکاری کو فروغ دیئے بغیر بڑھتی ہوئی آلودگی اوراس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریوں پر قابو پانا ممکن نہیں۔ چنانچہ حکومت پنجاب نے اس شعبے کے لئے مجموعی طور پر 4ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز کی ہے۔ جس کے تحت صوبہ بھر میں شجرکاری کے اقدامات کئے جائیں گے۔ وزیراعظم پاکستان کے ten billion tsunami program کے لئے 2ارب 56 کروڑ سے زائد رقم رکھنے کی تجویز ہے۔ حکومت پنجاب نے زرعی، صنعتی اور جنگلات کے شعبہ جات میں Green Technologies کو فروغ دینے کے لئے 5ارب روپے کی لاگت سے Environment Endowment Fund کا قیام کردیا گیا ہے جو سرسبز پاکستان کا خواب پورا کرے گا۔ جنگلی حیات کے تحفظ کے لیے آئندہ مالی سال کے لیے 1ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ وزیراعظم کے وژن کے مطابق ہیڈ بلوکی پر Wildlife Reserve، نمل لیک کی آرائش اور چیچہ وطنی کی جنگلی حیات کا فارم بنانے کا منصوبہ بھی ہماری آئندہ مالی سال کی ترقیاتی سرگرمیوں میں شامل ہے۔ محکمہ ماہی پروری کیلئے تقریباً 1ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔

جناب سپیکر

34- حکومتِ پنجاب وزیرِاعظم عمران خان کے اسلامی فلاحی ریاست کے ویژن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کوشاں ہے۔ غریبوں اور ناداروں کی مالی امداد کے لیے PSPA کے تحت پنجاب احساس پروگرام پر عمل جاری ہے۔ گزشتہ برس پنجاب ہیومن کیپٹل

پروجیکٹ 53 ارب روپے کی لاگت سے شروع کیا گیا تھا۔اس سال اس پراجیکٹ کا دائرہ کار جنوبی پنجاب کے 7 اضلاع تک پھیلایا جارہا ہے۔معذورافراد کو10 کروڑ سے Assistive Devices مہیا کی جائیں گی۔غریب خواتین کی آمدنی میں اضافے کے لیے 70 کروڑ روپے کی لاگت سے WINGS پروگرام کا آغاز کیا جارہا ہے۔مزید برآں 50 کروڑ روپے کی لاگت سے سوشل پروٹیکشن فنڈ بھی قائم کیا جارہا ہے۔پہلے سے جاری پروگراموں کا تسلسل آئندہ مالی سال میں بھی برقرار رہے گا۔مجموعی طور پر پنجاب احساس پروگرام کے لیے پچھلے سال کے 12 ارب روپے کی نسبت اگلے مالی سال 18 ارب روپے مختص کیے جارہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

35- ہماری حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی معاشرے کے غریب ترین طبقات کے لئے پناہ گاہوں اور مسافر خانوں کے قیام کے اقدامات شروع کردیے تھے۔اب تک مستقل اور عارضی پناہ گاہوں کی تعداد 94 ہے جو معاشرے کے پسماندہ افراد کو معیاری اور باعزت خدمات مہیا کررہی ہیں۔اِن اقدامات کی پذیرائی اور نتائج کو دیکھتے ہوئے اس فلاحی پروگرام کے تسلسل کے لئے پنجاب پناہ گاہ اتھارٹی قائم کردی گئی ہے۔مالی سال 22-2021 میں جھنگ، ملتان اور ساہیوال میں پناگاہوں کی تعمیر، نشے کے عادی افراد کی بحالی کیلئے فیصل آباد اور ملتان میں علاج اور بحالی سنٹر کی تعمیر ہماری ترجیحات میں شامل ہیں۔اس کے علاوہ ڈی جی خان میں معذورافراد کیلئے نشیمن گھر اور ٹوبہ ٹیک سنگھ اوراٹک میں بچوں کیلئے ماڈل چلڈرن ہوم قائم کئے جارہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

36- ہماری حکومت نے سیاحت کے شعبے کے فروغ کے لیے ایک مربوط پالیسی وضع کی ہے اور سیاحت کا ایک الگ محکمہ قائم کردیا ہے۔مالی سال 22-2021 کے ترقیاتی پروگرام میں ایک ارب 25 کروڑ روپے کا بجٹ سیاحت کے لئے تجویز کیا گیا ہے۔جاری منصوبوں میں شامل دراوڑ فورٹ کی بحالی ومرمت،فورٹ منرو اور چولستان میں سیاحتی سہولیات کی فراہمی، دھراوی جھیل Resort کی تعمیر کے لئے خاطر خواہ فنڈز مہیا کئے جارہے ہیں۔جبکہ آئندہ مالی سال میں ہمارا عزم ہے کہ لوگوں کو سیاحت کے بہترین مواقع مہیا کرنے کے لئے نئے سیاحتی مقامات کی نشاندہی اور پہلے سے موجود سیاحتی مقامات کی بحالی اور تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ان اقدامات میں نندنا فورٹ چکوال کا تحفظ و بحالی،تونسہ بیراج ایکوٹورازم کلچرل پارک،سون ویلی ایڈونچر پارک، ٹی ڈی سی پی انسٹیٹیوٹ آف ٹورازم اینڈ ہوٹل مینجمنٹ لاہور اور کوٹلی ستیاں میں سیاحتی سرگرمیوں کا فروغ شامل ہیں۔پنجاب حکومت کی تجویز پر کوٹلی ستیاں اور مری کے علاقے میں ٹورازم ہائی وے کی تعمیر کا منصوبہ وفاقی ترقیاتی پروگرام میں شامل کرلیا گیا ہے۔حکومت پنجاب نے خصوصی طور پر Religious Tourism کے

فروغ کے لیے بھی اقدامات کیے ہیں اوراس ضمن میں 2 ارب روپے سے زائد فنڈز مہیا کئے جارہے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

37- ہماری حکومت اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ کی علمبردار ہے۔ ہمارے ملک کی ترقی میں اقلیتی آبادی کا کردار تسلیم شدہ ہے۔حکومت پنجاب نے آئندہ مالی سال میں محکمہ انسانی حقوق واقلیتی امور کے ترقیاتی بجٹ میں %400 اضافہ کرکے 2 ارب 50 کروڑ روپے کے فنڈز مختص کئے ہیں۔اقلیتی آبادی والے علاقوں بشمول یوحنا آباد لاہور، وارث پورہ فیصل آباد اور کانجو محلّہ رحیم یار خان وغیرہ میں فراہمی ونکاسی آب اور سڑکوں کی تعمیرومرمت کے لئے خصوصی طور پر Development of Model Locality کے نام سے سکیم شامل کی گئی ہے جس کیلئے 40 کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔اس کے علاوہ اقلیتی ہونہار و مستحق طالبعلموں کے لئے 5 کروڑ کے وظائف اور مستحق افراد کی مالی معاونت کے لئے 6 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جنابِ سپیکر!

38- ہمیں سرکاری ملازمین کی مشکلات کا بخوبی احساس ہے۔رواں مالی سال میں کرونا کے سبب معیشت کی غیر یقینی صورتِ حال کے پیشِ نظر سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن کی مد میں کوئی اضافہ ممکن نہیں ہو سکا۔لیکن مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے دلی خوشی ہو رہی ہے کہ اب چونکہ معاشی حالات میں واضح بہتری نظر آنا شروع ہوگئی ہے لہذا ہماری حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمام سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد اضافہ کیا جائے گا۔تاہم گریڈ 1 سے گریڈ 19 کے وہ 7 لاکھ 21 ہزار سے زائد سرکاری ملازمین جنہیں پہلے کسی قسم کا کوئی اضافی الاؤنس نہیں دیا گیا ان کی تنخواہوں میں Special Allowance کی مد میں مزید %25 کا اضافہ کیا جارہا ہے۔اِسی طرح ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن میں بھی %10 اضافہ کرنے کی تجویز ہے۔میں اس معزز ایوان کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ حکومت پنشن کے نظام میں اصلاحات اور بنیادی تبدیلیاں متعارف کروانے کے لئے بھی اقدامات کررہی ہے جس سے آئندہ آنے والوں برسوں میں حکومت کے پنشن کی مد میں ہونے والے اخراجات میں قابل ذکر کمی واقع ہوگی۔

جنابِ سپیکر!

39- ملک کا دیہاڑی دار اور مزدور طبقہ ہمیشہ سے ہمارے دل کے قریب رہا ہے اس لیے یہ ممکن نہیں کہ ہم انھیں نظرانداز کریں۔آئندہ مالی سال کے بجٹ میں ہمارے مزدور بھائیوں کی کم سے کم اجرت 17,500 روپے ماہانہ سے بڑھا کر 20,000 روپے ماہانہ مقرر کی جارہی ہے۔

جنابِ سپیکر!

40- اپنی تقریر کے اختتام پر میں ان تمام سرکاری وغیر سرکاری اداروں خصوصاً ہسپتال کے اہلکاروں اور سب سے بڑھ کے صوبے کے عوام کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں جنھوں نے کووِڈ کے دوران حکومت کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہوئے معیشت کے پہیے کو رواں دواں رکھا اور ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم معاشرے کے کمزور طبقے کی دادرسی کر سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سب معزز اراکین خصوصاً حزب اختلاف سے درخواست کرتا ہوں کہ معاشی ترقی کے جو ثمرات حاصل ہونا شروع ہوئے ہیں اُن کو قومی جذبہ اتحاد و یک جہتی کے ساتھ موثر طور پر اپنے صوبے کے عوام تک منتقل کرنے میں اپنا کردار ادا کریں اور عوام کی خدمت کو اولین ترجیح دیں۔ اس کے ساتھ ہم کشمیر اور فلسطین میں مشکل حالات سے دوچار مسلمان بھائیوں کے لئے بھی دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی نصرت فرمائے۔ میں حکومت پنجاب کے تمام اہلکاروں بالخصوص محکمہ خزانہ اور پی اینڈ ڈی بورڈ کے افسران و عملہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دن رات محنت کر کے اِس Pro Development Budget کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ آخر میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ وہ اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کے صدقے ہمیں ہمارے نیک عزائم میں کامیاب کرے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

پاکستان پائندہ باد